اختتامِ سحری کا مزید خلاصہ

۱۴ شعبان المعظم ۱۴۰۲ھ بمطابق ۹ جون ۱۹۸۲ء کو ڈیوزبری میں ۵۶ علماءِ کرام نے سحری کا آخری وقت ساتویں حصّہ کو متفقہ طور پر طے فرمایا تھا اور ۱۶ شعبان المعظم بروز اتوار بمطابق ۲۹ مئی ۱۹۸۳ء جمعیتِ علماءِ برطانیہ کی میٹنگ بریڈ فورڈ میں ہوئی۔ جس میں مولانا یعقوب اسماعیل قاسمی صاحب کی شائع کردہ کتاب صبح صادق کا صحیح وقت۔ میں جو چار صورتیں تحریر ہیں اُن میں سے ایک صورت اقرب الایام والی بھی ہے۔ جمیعتہ العلماء برطانیہ نے چاروں صورتوں کو جائز قرار دیتے ہوئے اقرب الایام کی صورت پر فیصلہ کیا۔ اس فیصلے کے شائع ہونے کے بعد عام طور پر لوگوں کا یہ رجحان ہونے لگا کہ گذشتہ سال ۵۶ علماء کے دستخط کیساتھ جو فیصلہ ہوا تھا اور لوگوں کا اس پر عمل بھی ہوا تھا اس سال اگر ہم جمیعتہ العلماء کے اقرب الایام والے فیصلے کے بعد کہ جس میں حرج ہے اگر ہم گذشتہ سال کی طرح ساتویں حصّے پر عمل کریں گے تو ہمارے روزے صحیح ہونگے یا نہیں۔ اس خدشہ کے پیشِ نظر ۳۰ شعبان المعظم مطابق ۲ جون پریسٹن جامعہ مسجد میں حضرت مولانا مفتی محمود الحسن صاحب دامت برکاتہم کی خدمت میں علماء اور عوام کی موجودگی میں تحریراً ایک سوال پیش کیا گیا کہ جمیعتہ العلماء کے اقرب الایام والے فیصلے کے بعد ہم ساتویں حصہ والی صورت پر عمل کریں تو ہمارے روزے شرعاً صحیح ہونگے یا نہیں۔ اسکے جواب میں حضرت مولانا مفتی محمود الحسن صاحب دامت برکاتہم نے مجلس میں یہ فرمایا کہ میں نے جمیعتہ العلماء کی میٹنگ میں دو مرتبہ کھڑے ہو کر اپنا خط پڑھ کر سنایا تھا کہ جس کو جس قول پر شرعاً و دیانتاً پورا اعتماد ہو وہ اس پر عمل کر لیگا تو شرعاً بری الذمہ ہو جائیگا۔ اور آج بھی میری وہی رائے ہے۔ اسی سوال کو مدِنظر رکھتے ہوئے حضرتِ والا نے گیارہ منٹ تک اس مسئلے کے بارے میں اپنے بیان میں جو فرمایا اُس کا ماحصل یہ ہے جس کا کیسٹ ثبوت کے طور پر موجود ہے۔

حضرت کے بیان کا ماحصل

جمیعت کی میٹنگ میں مجھے بھی بلایا گیا تھا۔ مختلف حضرات کی تحریریں دیکھیں سنیں۔ انداز یہ ہوا کہ کسی ایک رائے پر متفق نہ ہو سکیں گے اور غالباً متفق ہونا دشوار بھی ہے۔ میں نے اپنی رائے بھی بتادی تھی کہ میری رائے یہ ہے کہ جس شخص کو جس قول پر دیانت داری کے ساتھ یہ اطمینان اور رجحان ہو کہ قرآن و حدیث کے زیادہ موافق ہے اس پر عمل کریگا تو اللہ اور رسول ﷺ

کے نزدیک بری الذمہ ہو جائیگا۔ جس شخص کو جس کے قول پر اعتماد ہو اُس پر
عمل اختیار کرے۔ جہاں تک ہو سکے خلفشار سے بچنے کی ضرورت ہے۔ بس
میں نے اپنی رائے میٹنگ میں بھی بیان کردی تھی اور یہاں پر بھی صاف صاف
کہہ دیتا ہوں علی الاعلان کہ جس شخص کو جس کے قول پر زیادہ اعتماد ہو
کہ یہ قرآن وحدیث کے زیادہ مطابق ہے اس کے قول پر عمل کرلیگا تو
انشاءاللہ بری الذمہ ہو جائیگا۔ لیکن وہ دوسروں کے قول کو غلط نہ کہیں
دوسروں کے عمل کو باطل نہ قرار دیں۔ یہ نہ کہیں کہ تمہارا روزہ نہ ہوا
تمہاری نماز نہ ہوئی۔ ہم نے تو ایسا کیا۔ بھئی جس کو جو کچھ عمل کرنا ہو وہ اپنا
کرتا رہے دوسروں پر اپنا عمل لازم نہ کردے۔ جس جس مسئلے کی ضرورت پیش
آئے اس کو پوچھتے رہیں۔ تحقیق کرتے رہیں تحقیق کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔ پوچھتے رہیں
کرتے رہیں۔ خلفشار نہ پھیلائیں ایک جگہ پر کھانا کھایا جارہا ہے ایک جگہ پر فجر کی
نماز اسی وقت میں ہو رہی ہے۔ ایسا بھی ممکن ہے کہ ہو جائے اسلئے یوں نہ کہا جائے کہ
ہم نے تو فلاں وقت سحری کھائی تم نے فلاں وقت نماز پڑھی یا تمہاری نماز صحیح نہیں
یا ہمارا روزہ صحیح نہیں اس الجھاؤ میں پڑنے کی ضرورت نہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کی نمازوں
کو بھی قبول فرمائے اور سب کے روزوں کو بھی قبول فرمائے۔ ہم کیا اور ہماری حیثیت
کیا خدا پاک اپنے فضل سے قبول فرمالے۔ جہاں تک ہو سکے اپنی طرف سے کوشش
کی جاوے کہ شریعت کے مطابق ہو غلط نہ ہو۔ جب تک نیک نیتی کے ساتھ
آدمی اسکی کوشش کرتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ قبول فرماتا ہے۔ اور پریشانیوں
سے محفوظ رکھتا ہے

نوٹ:- مذکورہ بالا بیان سے یہ بات واضح ہوئی کہ اگر ساتواں حصہ
یعنی سوا گھنٹہ پر عمل کرلیا جاوے تو شرعاً انشاءاللہ روزے صحیح ہیں اور
حضرت مولانا مفتی محمود الحسن صاحب دامت برکاتہم وعم فیوضہم کا یہ بیان سب کے
لئے مشعل راہ ہے۔

(مولانا) اسمٰعیل احمد عبداللہ منوری